كتاب تلاوة القرآن

تلاوتِ قرآن
کے آداب

فہرست عناوین

تلاوت سے پہلے منہ کی صفائی کا اہتمام کریں
تلاوت اخلاص کے ساتھ کریں
تلاوت سے پہلے تعوّذ پڑھیں
تلاوت کا آغاز تسمیہ سے کرنا چاہئے
تلاوت کرتے وقت تجویدی قواعد کا لحاظ رکھیں
خوش آوازی کے ساتھ تلاوت کرنی چاہئے
قرآن عرب کے لحن میں تلاوت کرنی چاہئے
تلاوت' خوش الحانی سے کریں
تلاوت' مردانہ شاندار لہجہ میں کرنی چاہئے
زبان کی مشقت کے باوجود تلاوت کریں
چند مخصوص سورتوں کی قرأت کا ادب
تلاوت کے وقت خشیت کی کیفیت ہو
دل کی توجہ کے ساتھ تلاوت کریں
تلاوت کے درمیان گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے
نیند کے غلبہ کے وقت تلاوت نہ کرے
تلاوت الٹے انداز میں نہ کریں
تلاوتِ قرآن کا حالتِ نماز میں اہتمام کریں
تہجد میں تلاوت قرآن کی کثرت کرنی چاہئے
گھروں میں تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے
ماہ رمضان میں تلاوت قرآن کا زیادہ اہتمام کریں
تلاوت کے بعد کے اذکار
قرآن کو دنیا کمائی کا ذریعہ نہ بنائیں
سماعتِ قرآن بھی کرنی چاہئے

قرآن پڑھیں جانے کے وقت خاموشی سے سنیں

تین دن سے کم میں قرآن ختم نہیں کرنا چاہیۓ

اجتماعی تلاوت بلند آواز سے نہ کریں

ختمِ قرآن کا بہتر وقت

ختمِ قرآن کے موقع پر دعا کا اہتمام کریں

دعائے ختم قرآن

ختم قرآن کے ساتھ دوبارہ آغاز بھی کرنا چاہیۓ

حافظِ قرآن اپنے حفظ کی حفاظت کرے

حافظِ قرآن کو تہجد کی پابندی کرنی چاہیۓ

حافظ قرآن، اپنے مقام کا لحاظ رکھے

حافظِ قرآن کا اکرام کیا جائے

تلاوت کے ساتھ قرآن پر عمل بھی کریں

فہمِ قرآن حاصل کریں

قرآنی تعلیم سے واقفیت حاصل کریں

بڑی عمر کو تعلیمِ قرآن کے حصول میں حائل ہونے نہ دیں

اولاد کو قرآن کی تعلیم دیں

قرآن کی بے ادبی کے اسباب سے بچیں

بغیر علم کے قرآن کا ترجمہ و تفسیر بیان نہ کریں

قرآن کو اپنے جھگڑوں کا نشانہ نہ بنائیں

قرآن سے تعلق کے لئے صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب ضروری ہے

قرآن کی ہدایت کے لئے اہل بیت اطہار سے وابستگی ضروری ہے

قرآن سے لاتعلق ہونے سے بچیں

فضائل

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَ طَعْمُهَا حُلْوٌ، وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ، وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضیلۃ حافظ القرآن)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا رہتا ہے ترنج کے پھل جیسی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور مزہ بھی اچھا ہوتا ہے (یعنی قرآن پڑھنے والے مؤمن کا ظاہر و باطن دونوں اچھے ہوتے ہیں) اور اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے کھجور کی طرح ہے اس میں خوشبو نہیں ہوتی لیکن اس کا مزہ شیریں ہوتا ہے (یعنی اس کا باطن ایمان کی وجہ سے تو اچھا ہے لیکن قرآن نہ پڑھنے کی وجہ سے ایمان کا اثر اس پر ظاہر نہیں ہے) اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کے پھل کی طرح ہے جس میں خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے، (یعنی منافق کا نہ تو ظاہر اچھا ہے اور نہ باطن) اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے خوشبودار پھل کی طرح ہے کہ بو تو اس کی اچھی ہے لیکن مزہ اس کا کڑوا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ: اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔

(سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن عن رسول اللّٰہ، بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الأَجْرِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں کچھ بھی قرآن نہ ہو (یعنی اسکو کچھ بھی قرآن یاد نہ ہو) تو اس کی مثال ویران گھر کی طرح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُوْلُ: الٓمٓ حَرْفٌ وَ لٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَ لَامٌ حَرْفٌ وَ مِيْمٌ حَرْفٌ۔

(سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن عن رسول اللّٰہ، بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الأَجْرِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اللہ کی کتاب یعنی قرآن کا ایک حرف بھی پڑھ لے تو اس کیلئے ہر حرف کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ہر نیکی کا بدلہ (کم از کم) دس گنا ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ''الٓمّٓ'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے' لام ایک حرف ہے' میم ایک حرف ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ' قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا جِلاؤُهَا؟ قَالَ: كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلاوَةِ الْقُرْاٰنِ۔

(شعب الإيمان' باب تعظيم القرآن' فصل في ادمان تلاوة القرآن)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دل یقینا زنگ آلود ہوجاتے ہیں جس طرح لوہا پانی کے اثر سے زنگ آلود ہوجاتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! انکو (یعنی دلوں کو) روشن کرنیوالی چیز کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: بکثرت موت کو یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت کرنا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُؤَدِّبٍ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتٰى مَأْدُبَتُهُ' وَمَأْدُبَةُ اللّٰهِ اَلْقُرْآنُ فَلاتَهْجُرُوْهُ۔

(شعب الإيمان' باب تعظيم القرآن' فصل في ادمان القرآن)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دسترخوان بچھانے والا چاہتا ہے کہ اس دسترخوان پر حاضر ہوا جائے' اللہ کا دسترخوان (جو اسکی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ ہے) قرآن ہے' پس تم اس کو نہ چھوڑو۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ' بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رب عز وجل فرماتا ہے: جسے قرآن (کی تلاوت وتعلیم کی مشغولیت) نے میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے محروم رکھا۔ میں اسے ان لوگوں

سے بہتر چیز عطا کروں گا جو میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں، اور اللہ کے کلام کی دوسرے تمام کلاموں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح خود اللہ تعالیٰ کی اس کی تمام مخلوقات پر۔

عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْأَحَادِيْثِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوْا فِي الْأَحَادِيْثِ؟ قَالَ: وَ قَدْ فَعَلُوْهَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا اِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: أَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: كِتَابُ اللهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَ خَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَ حُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللهُ، وَ مَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللهُ، وَ هُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِيْنُ، وَ هُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ، وَ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ، هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ، وَ لَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ، وَ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ، وَ لَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَ لَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ، هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا: اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ (سورة الجن، الآية: ٢)۔ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ، وَ مَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ، وَ مَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ، وَ مَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ، خُذْهَا يَا أَعْوَرُ۔

(سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في فضل القرآن)

حضرت حارث اعور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے پاس سے گذرا تو دیکھا کہ لوگ (دنیاوی) باتوں میں مشغول ہیں۔ چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین کیا آپ دیکھ نہیں رہے لوگ باتوں میں مشغول ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا ایسا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب ایک فتنہ آنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا اس سے بچنے کا کیا راستہ ہوگا؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب قرآن کریم، جس میں تم سے پچھلوں کے متعلق بھی تذکرہ ہے اور تمہارے بعد کا بھی، نیز اس میں تمہارے درمیان ہونے والے معاملات کا حکم ہے اور یہ سیدھا سچا فیصلہ ہے۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ جس نے اسے حقیر جان کر چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ پھر جو شخص اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ اللہ کی ایک مضبوط رسی ہے اور یہی ذکرِ حکیم ہے اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جسے خواہشاتِ نفسانی ٹیڑھا نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوتی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہو سکتے، یہ بار بار دہرانے اور پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا، اس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اسے سنکر جنات کہہ اٹھے ''ہم نے عجیب قرآن سنا جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے ہم

اس پر ایمان لائے''۔جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا' جس نے اس پر عمل کیا اس نے اجر پایا' جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا' اور جس نے اس کی طرف لوگوں کو بلایا اسے صراط مستقیم پر چلا دیا گیا۔(پھر حضرت علیؓ نے فرمایا) اے اعور! اس حدیث کو یاد کرلو۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ، وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ يُضَاعَفُ عَلٰی ذٰلِكَ إِلٰی أَلْفَيْ دَرَجَةٍ۔

(المعجم الكبير "بَابُ الْأَلِفِ' بَابٌ فِي فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)

حضرت عبداللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان کا مصحف (قرآن) میں دیکھے بغیر (محض زبانی) پڑھنا ہزار درجہ فضیلت رکھتا ہے اور مصحف میں دیکھتے ہوئے پڑھنا دو ہزار درجے فضیلت رکھتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُحَدِّثَ رَبَّهُ فَلْيَقْرَأِ الْقُرْآنَ۔

(كنز العمال' باب في تلاوة القرآن وفضائله' فصل في فضائل تلاوة القرآن)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی چاہتا ہے کہ اپنے رب سے گفتگو کرے تو اسے چاہئے کہ قرآن پڑھے۔

حفظِ قرآن کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ۔ قَالُوْا: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ!؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللهِ وَخَاصَّتُهُ۔

(المستدرك على الصحيحين، كتاب فضائل القرآن، أَخْبَارٌ فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ جُمْلَةً)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے لئے بعض لوگ (ایسے ہیں جیسے کسی کے گھر کے خاص) گھر والے لوگ ہوتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: قرآن (شریف) والے کہ وہ اللہ والے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ: أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ۔

(المعجم الکبیر‘باب العین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کے حفاظ میری امت کے معزز اشخاص ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ: یُقَالُ یَعْنِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَ ارْتَقِ وَ رَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْیَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَةٍ تَقْرَأُ بِهَا۔

(سنن الترمذي، کتاب فضائل القرآن عن رسول اللّٰہ ﷺ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاحبِ قرآن (یعنی حافظ) سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور (منزلیں) چڑھتا جا اور اسی طرح (خوش اسلوبی سے) ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ تیری منزل وہی ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے گا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: یَجِيْءُ الْقُرْاٰنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ حَلِّهِ فَیُلْبَسُ تَاجَ الْکَرَامَةِ، ثُمَّ یَقُوْلُ: یَا رَبِّ زِدْهُ، فَیُلْبَسُ حُلَّةَ الْکَرَامَةِ، ثُمَّ یَقُوْلُ: یَا رَبِّ إِرْضَ عَنْہُ، فَیَرْضٰی عَنْہُ، فَیُقَالُ لَہٗ اِقْرَأْ وَ ارْقَ وَ یُزَادُ بِکُلِّ اٰیَةٍ حَسَنَةً۔

(سنن الترمذي، کتاب فضائل القرآن عن رسول اللّٰہ ﷺ‘ بَابُ مَا جَاءَ فِیمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الأَجْرِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن آئیگا، اور کہے گا: ائے رب اس (حافظِ قرآن) کو لباس زینت پہنا، پس اسکو بزرگی کا تاج پہنایا جائیگا‘ پھر وہ (قرآن) کہیگا: ائے رب! اور اضافہ فرما۔ پس (دنیا میں حافظ قرآن) کو بزرگی کا لباس پہنایا جائیگا‘ پھر قرآن کہے گا: ائے رب تو اس سے راضی ہوجا، تو اللہ تعالی اس سے راضی ہوجائیگا، پس (دنیا میں حافظ قرآن) سے کہا جائے گا پڑھ اور (درجات میں) بلند ہوتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ کیا جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ: اِذَا مَاتَ حَامِلُ الْقُرْاٰنِ أَوْحَی اللّٰہُ إِلَی الْأَرْضِ أَنْ لَّا تَأْکُلِيْ لَحْمَہٗ قَالَتْ: إِلٰهِيْ کَیْفَ اٰکُلُ لَحْمَہٗ، وَ کَلَامُکَ فِيْ جَوْفِهٖ۔

(کنز العمال‘ الکتاب الثاني من حرف الهمزة‘ باب في تلاوة القرآن وفضائله)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حافظِ قرآن جب انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے کہ اسکے گوشت کو نہ کھانا' وہ کہتی ہے کہ اے میرے خدا میں اسکا گوشت کیسے کھاسکتی ہوں جبکہ تیرا کلام اسکے سینہ میں ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: حَامِلُ الْقُرْآنِ إِذَا عَمِلَ بِہٖ فَأَحَلَّ حَلَالَہُ، وَحَرَّمَ حَرَامَہُ یُشَفَّعُ فِي عَشَرَۃٍ مِنْ أَھْلِ بَیْتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، کُلُّھُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَھُمُ النَّارُ۔

(شعب الإيمان'تعظيم القرآن'فَصْلٌ فِي تَنْوِيرِ مَوْضِعِ الْقُرْآن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حافظِ قرآن جب قرآن پر عمل کرتا ہے پس اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے تو اس کے کاندان والوں میں سے دس افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی ایسے دس افراد کہ جن پر دوزخ واجب ہوگئی تھی۔

تعلیمِ قرآن کی فضیلت

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّۃِ فَقَالَ: أَیُّکُمْ یُحِبُّ أَنْ یَغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ إِلَی بُطْحَانَ أَوْ إِلَی الْعَقِیْقِ فَیَأْتِیَ مِنْہُ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ فِی غَیْرِ إِثْمٍ وَلاَ قَطْعِ رَحِمٍ. فَقُلْنَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ نُحِبُّ ذٰلِکَ. قَالَ: أَفَلاَ یَغْدُو أَحَدُکُمْ إِلَی الْمَسْجِدِ فَیَعْلَمَ أَوْ یَقْرَأَ آیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ خَیْرٌ لَہٗ مِنْ نَاقَتَیْنِ وَثَلاَثٌ خَیْرٌ لَہٗ مِنْ ثَلاَثٍ وَأَرْبَعٌ خَیْرٌ لَہٗ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِھِنَّ مِنَ الإِبِلِ.

(صحيح مسلم "باب فضل قراءة القرآن في الصلاة وتعلمه)

حضرت عُقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم صفہ (مسجد نبوی کے چبوترہ) پر بیٹھے تھے اور فرمایا: تم میں کا کون چاہتا ہے کہ (مقام) بُطحان یا عقیق کو جائے اور بلند کوہان والی دو اونٹنیوں کو بغیر گناہ (یعنی چوری وغیرہ) اور بغیر رشتہ داری کو توڑے لائے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ہم میں کا ہر کوئی اسکو چاہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم میں کا کوئی مسجد کو گیا اور

اللہ عزوجل کی کتاب کی دو آیتیں سیکھا یا پڑھا تو یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیتیں' تین اونٹوں سے اور چار چار سے اور انکی تعداد میں اونٹنیوں سے بہتر ہے۔

سورہ فاتحہ کی فضیلت

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّيْ، فَقَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ؟: {اِسْتَجِيبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ} [الأنفال:24] ثُمَّ قَالَ لِيْ: لَأُعَلِّمَنَّكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّوَرِ فِيْ الْقُرْآنِ، قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، قُلْتُ لَهُ: أَلَمْ تَقُلْ لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِيْ الْقُرْآنِ، قَالَ: {الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} [الفاتحۃ:۱] هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ-

(صحیح البخاری' كِتَاب تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ' بَاب مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ)

حضرت ابوسعید بن معلّی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے (آواز دیکر)' بلایا میں نے جواب نہیں دیا، (جب نماز سے فارغ ہوا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بطور عذر کے) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لئے جواب نہیں دے سکا)، یہ سن کر (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالی نے یہ حکم نہیں دیا ہے ''اِسْتَجِيبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ'' (تم اللہ اور اس کے رسول کے کہنے کو بجالایا کرو جبکہ وہ تمہیں بلائیں اس چیز کیلئے جو تمہیں زندگی دینے والی ہیں) پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ قبل اس کے کہ تم مسجد سے باہر جاؤ میں تم کو قرآن کی سب سے بڑھ کر عظمت والی سورت نہ سکھاؤں؟ یہ کہ کر حضور نے میرا ہاتھ پکڑ لیا (کچھ دیر بعد) جب ہم مسجد سے نکلنے کا ارادہ کئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے نہیں فرمایا کہمیں تم کو قرآن کی سب سے بڑھ کر عظمت والی سورت نہ سکھاوں؟ فرمایا: (ہاں) وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین (یعنی سورہ فاتحہ ہے) اس میں سات آیتیں ہیں جو (نماز میں) بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہ قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مُرْسَلاً قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔

(سنن الدارمی، كِتَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ' فضل فاتحة الكتاب)

حضرت عبد الملک بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاتحۃُ الکتاب (سورۂ فاتحہ) میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

آیت الکرسی کی فضیلت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِيْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكٰى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا، فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ: أَمَا أَنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ، فَرَصَدْتُهٗ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعْنِيْ فَاِنِّيْ مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُوْدُ، فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَكٰى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ: أَمَا أَنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ سَيَعُوْدُ، فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ، اَنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ، قَالَ: دَعْنِيْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا، قُلْتُ مَا هُوَ؟ اِذَا أَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ" [البقرة: ٢٥٥] حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ، فَاِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ۔ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زَعَمَ أَنَّهٗ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ، قَالَ: مَا هِيَ؟، قُلْتُ: قَالَ لِيْ: إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ: {اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ

الْقَیُّوْمُ} [البقرۃ: ۲۵۵] ـ وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُکَ شَيْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ - وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الخَيْرِ -فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :أَمَا إِنَّهُ قَالَ صَدَقَکَ وَهُوَ كَذُوبٌ 'تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلاَثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لاَ 'قَالَ: ذَاکَ شَيْطَانٌ ـ

(صحیح البخاری ـ کتاب الوکالۃ ـ باب اذو کل رجلٌ رجلا فترک الوکیل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوۃ (یعنی صدقہ فطر کے غلہ کی حفاظت اور نگرانی) پر مامور فرمایا، پس میرے پاس ایک شخص آیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے غلہ سمیٹنے لگا' میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس سے کہا میں ضرور تجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جاؤنگا' اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور صاحب اولاد ہوں جن کا نفقہ میرے ذمہ ہے اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ (حضرت ابو ہریرہؓ) فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے اسکو چھوڑ دیا اور جب صبح ہوئی تو (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے کچھ کہے بغیر خود ہی) مجھ سے دریافت فرمایا: ابو ہریرہ تمہارا رات والا قیدی کیا ہوا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے اپنی سخت ضرورت اور عیال کی شکایت کی تو مجھکو اس پر ترس آ گیا، اور میں نے اسے چھوڑ دیا' (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یادرکھو اس نے تم سے جھوٹ کہا ہے اور کل پھر آئے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر ''وہ کل پھر آئے گا'' میں اس کی تاک میں رہا' پس وہ پھر آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ سمیٹنے لگا میں نے اسکو پکڑ لیا اور کہا میں تجھکو ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کروں گا اس نے پھر کہا مجھے چھوڑ دو میں بہت محتاج ہوں اور بچوں کا سارا بوجھ میرے گردن پر ہے میں اب پھر نہیں آوں گا، مجھے اس پر پھر رحم آ گیا اور میں نے اسکو چھوڑ دیا اور جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو ہریرہ تمہارا رات والا قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے اپنی سخت ضرورت کی شکایت کی اور بچوں کی ضرورت کا بھی اظہار کیا تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسکو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ کہا وہ پھر آئے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے کہ پھر وہ آئے گا میں نے یقین کر لیا کہ وہ ضرور دوبارہ آئے گا چنانچہ میں اسکو پکڑنے کیلئے تاک میں رہا پس وہ پھر آیا اور غلہ سمیٹنے لگا میں اسکو پکڑ لیا اور کہا میں تجھکو ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کروں گا اور یہ تین واقعہ میں آخری مرتبہ ہے کہ تو نے وعدہ کیا تھا کہ نہیں آؤں گا اور پھر آ گیا ہے' اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمکو چند کلمے ایسے سکھا دیتا ہوں جن کے ذریعہ سے اللہ تمہیں فائدہ دے گا، جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی ''اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' تا ختم آیت تک پڑھ لیا کرو تو خدا کی طرف سے تمہارا ایک نگہبان (یعنی ایک فرشتہ) مقرر کیا جائے

گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ تو میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: تمہارا قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ مجھے چند کلمات ایسے سکھا دیئے جس کی وجہ سے اللہ تعالی مجھے فائدہ دے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ (کلمات) کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے مجھ سے کہا کہ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ تاختم آیت تک پڑھ لیا کرو تو خدا کی طرف سے تمہارا ایک نگہبان (یعنی ایک فرشتہ) مقرر کیا جائے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صحابہ خیر کے کاموں پر بہت حریص تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جو کچھ بتایا ہے سچ بتایا ہے' (اگرچہ کہ اور باتوں میں) وہ جھوٹا ہے۔ ابو ہریرہ! کیا تم کو خبر ہے کہ تین راتوں سے تم کس سے مخاطب تھے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَ عَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ، فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ وَ قُرْآنٌ وَ دُعَاءٌ.

(سنن الدارمی' کتاب فضائل القرآن' باب فضل اول سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی)

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی نے سورہ بقرہ کو دو ایسی آیات پر ختم فرمایا جو اس کے عرش کے نیچے موجود خزانے میں سے مجھے دی گئی ہیں۔ تم ان کا علم حاصل کرو اور اپنی خواتین کو ان کی تعلیم دو۔ کیونکہ یہ دونوں (آیتیں) نماز' قرآن اور دعا (کا حصہ) ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ' فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ، وَ قَالَ: أَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ أُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَ خَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيْتَهُ۔

(صحیح مسلم' كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِيْنَ وَقَصْرِهَا' بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ، وَخَوَاتِيْمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک اوپر سے (کسی چیز کے کھلنے کی) ایک آواز سنی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دروازہ آسمان کا ہے جسے صرف آج کے دن کھولا گیا، اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا، پھر اس سے ایک فرشتہ اترا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ فرشتہ جو زمین کی طرف اترا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نہیں اترا، اس فرشتے نے سلام کیا اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دو نوروں کی خوشخبری ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیئے گئے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے: ایک سورہ الفاتحہ اور دوسرا سورہ البقرہ کی آخری آیات۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اور آپ ﷺ کی وساطت سے آپکی امت) ان میں سے جو حرف بھی پڑھیں گے، اس کے مطابق دیا جائے گا۔

سورہ مائدہ اور سورہ نور کی اہمیت

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمُوْا رِجَالَكُمْ سُوْرَةَ الْمَائِدَةِ وَعَلِّمُوْا نِسَاءَكُمْ سُوْرَةَ النُّوْرِ۔

(شعب الإيمان، تعظيم القرآن)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مردوں کو سورہ مائدہ کی تعلیم دو اور اپنی عورتوں کو سورہ نور کی تعلیم دو۔

سورۂ یٰس کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ شَيْئٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَائَتِهَا قِرَائَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ۔

(سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل لیس)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰس ہے اور جو سورۂ یٰس پڑھے تو اللہ تعالی اس شخص کے لئے دس مرتبہ قرآن تلاوت کرنے کا ثواب لکھتا ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ يٰسٓ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهٗ۔

(سنن الدارمي، كِتَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، باب فی فضل لیس)

حضرت عطا بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ یٰس کو دن کے ابتدائی حصہ میں پڑھا (تو اس کی برکت سے) اس شخص کی (دینی و دنیوی) حاجتیں پوری کردی جاتی ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قَرَأَ طٰهٰ وَ يٰسٓ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِأُمَّةٍ يَنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا، وَ طُوْبٰى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَ طُوْبٰى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا۔

(سنن الدارمي، كتاب فضائل القرآن، باب في فضل سورة طه ويس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ طٰہٰ اور سورہ یٰس کو آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے ہزار سال پہلے فرمایا' جب فرشتوں نے قرآن سنا تو کہا' خوش بختی ہے اس امت کے لئے جس پر یہ نازل کیا جائیگا' خوش بختی ہے ان بازووں کے لئے جو اسکو اٹھائیں گے (یاد کریں گے) اور خوش بختی ہے ان زبانوں کے لئے جو اسکو پڑھیں گے۔

سورۂ رحمٰن کی فضیلت

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ: اَلرَّحْمٰنُ۔

(شعب الايمان' باب تعظيم القرآن' تخصيص سورة منها)

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر چیز کی ایک دلہن (زینت) ہوتی ہے اور قرآن کی دلہن (زینت) سورۂ رحمن ہے (کیونکہ سورۂ رحمن میں دنیوی نعمتوں کے ساتھ اخروی نعمتوں اور جنت کے حور و غلمان کا ذکر ہے)۔

سورۂ واقعہ کی فضیلت

عَنْ أَبِيْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَادَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فِيْ مَرَضِهٖ، فَقَالَ: مَا تَشْتَكِيْ؟ قَالَ: ذُنُوبِيْ، قَالَ: فَمَا تَشْتَهِيْ؟ قَالَ: رَحْمَةَ رَبِّيْ، قَالَ: أَلَا نَدْعُو لَكَ الطَّبِيْبَ؟ قَالَ: اَلطَّبِيْبُ أَمْرَضَنِيْ، قَالَ: أَلَا آمُرُ لَكَ بِعَطَائِكَ؟ قَالَ: ما مَنَعْتَنِيْهِ قَبْلَ الْيَوْمِ فَلَا حَاجَةَ لِيْ

فِيهِ، قَالَ: تَدَعُهُ لأَهْلِکَ وَعِيَالِکَ، قَالَ: إِنِّي قَدْ عَلَّمْتُهُمْ شَيْئًا إِذَا قَالُوهُ لَمْ يَفْتَقِرُوا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْوَاقِعَةَ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ.

(شعب الإيمان' فضائل السور والآيات)

حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت ابن مسعود کی انکی بیماری کے ایام میں عیادت کی اور پوچھا کہ آپ کو کس بات کی شکایت ہے؟ تو ابن مسعود نے کہا: اپنے گناہوں کی۔ پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اپنے رب کی رحمت۔ (حضرت عثمان نے) فرمایا کیا ہم آپ کے لئے طبیب کو نہ بلائیں؟ آپ نے کہا طبیب (اللہ تعالی) ہی نے مجھکو بیمار کیا ہے۔ (حضرت عثمان نے) فرمایا: کیا میں آپ کے لئے عطیہ کا حکم نہ دوں؟ انہوں نے کہا کہ جس کو آپ نے آج کے دن سے پہلے مجھ سے روکے رکھا' اب تو مجھے اسکی کوئی حاجت نہیں ہے۔ (حضرت عثمان نے) فرمایا: آپ اسے اپنے اہل وعیال کے لئے رکھئے۔ آپ نے کہا کہ میں نے انہیں ایک ایسی چیز سکھائی ہے کہ جب وہ اسکو پڑھیں گے تو محتاج نہیں ہونگے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو کوئی سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھتا ہے تو محتاج نہیں ہوتا۔

سورہ ملک کی فضیلت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَکَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْکُ حَتَّى خَتَمَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلٰى قَبْرٍ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَکَ الْمُلْکِ حَتّٰى خَتَمَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ، تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ' بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْمُلْكِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگا دیا انہیں علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے لیکن وہ قبر تھی اس میں ایک شخص سورہ ملک پڑھ رہا ہے (اس کی آواز آرہی ہے) یہاں تک کہ اسے مکمل کیا وہ صحابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ (سورہ ملک) عذاب قبر کو روکنے اور اس سے نجات دلانے والی ہے اور اپنے پڑھنے والے کو اس سے بچاتی ہے۔

سورۂ اخلاص کی فضیلت

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ کیا تم میں سے کوئی آدمی رات میں تہائی قرآن مجید پڑھ سکتا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ وہ کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (سورہ) "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔

سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی فضیلت

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا سَأَلَ سَائِلٌ وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهَا. يَعْنِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

(مصنف بن أبي شيبة، كِتَابُ الدُّعَاءِ، فِي التَّعَوُّذِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دو سورتوں یعنی معوّذتین (سورہ فلق اور سورہ ناس) کے مثل (سورتوں) کے ذریعہ نہ کسی مانگنے والے نے مانگا اور نہ کسی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی۔

آداب

تلاوت سے پہلے منہ کی صفائی کا اہتمام کریں

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: طَيِّبُوْا أَفْوَاهَكُمْ بِالسِّوَاكِ، فَإِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْآنِ۔

(شعب الایمان: کتاب تعظیم القرآن، فصل فی السواک لقراءۃ القرآن)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے منہ کو مسواک سے پاک کرو کیونکہ وہ قرآن کے راستے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكْ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَرَأَ فِيْ صَلَاةٍ، وَضَعَ مَلَكٌ فَاهُ عَلٰى فِيهِ، فَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ إِلَّا دَخَلَ فَمَ الْمَلَكِ۔

(شعب الایمان، باب تعظیم القرآن، فَصْلٌ فِي السِّوَاكِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی رات میں (تہجد کی) نماز کے لئے کھڑا ہو تو مسواک کرے، کیونکہ جب وہ نماز میں قرآن پڑھتا ہے تو فرشتہ اپنے منہ کو اسکے منہ رکھ دیتا ہے، پس قرآن (کے الفاظ) میں سے جو بھی اس شخص کے منہ سے نکلتا ہے تو وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہوتا ہے۔

تلاوت اخلاص کے ساتھ کریں

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَهُولُهُمُ الْفَزَعُ، وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ، عَلٰى كَثِيبٍ مِنْ مِسْكٍ حَتّٰى يَفْرُغَ اللهُ مِنْ حِسَابِ الْعِبَادِ: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ، فَأَمَّ بِهٖ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُونَ بِهٖ، وَدَاعِيَةٌ يَدْعُو إِلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهٖ، وَفِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيهِ۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْوَاوِ، مَنِ اسْمُهُ وَلِيدٌ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے اشخاص وہ ہیں جنہیں نہ (قیامت کی) گھبراہٹ کا ہول ہوگا اور نہ انہیں حساب درپیش ہوگا (بلکہ)، بندوں کے حساب سے فارغ ہونے تک وہ مشک کے ٹیلہ پر ہونگے: (۱) وہ شخص جو اللہ کی رضا کی طلب میں قرآن کی تلاوت کیا اور اس (قرآن کی تلاوت) کے ذریعہ قوم کی امامت کیا اور وہ (دینی معاملات میں) اس سے راضی تھے۔ (۲) وہ شخص جو خدا کی رضا کے لئے پانچ نمازوں کے لئے (اذاں کے ذریعہ) بلاتا تھا (۳) وہ بندہ جس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان کے معاملات کو اور اپنے اور اپنے آقا کے درمیان کے معاملات کو بہتر کیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ؟ قَالَ: وَادٍ فِي جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَدْخُلُهُ؟ قَالَ: اَلْقَرَّاءُونَ الْمُرَاءُونَ بِأَعْمَالِهِمْ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الزُّهْدِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جُبُّ الْحَزَن (غم کے کنویں) سے اللہ کی پناہ مانگو، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جُبُّ الْحَزَن کیا ہے؟ فرمایا: دوزخ میں ایک وادی ہے جس سے خود دوزخ روزانہ چارسوں مرتبہ پناہ مانگتی ہے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس میں کون جائیگا؟ فرمایا: وہ قاری جو اپنے کاموں کا دکھاوا کرتے ہیں۔

عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ: أَخَذَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِيَدِي، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ إِنْ بَقِيتَ سَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ: فَصِنْفٌ لِلّٰهِ، وَصِنْفٌ لِلْجِدَالِ، وَصِنْفٌ لِلدُّنْيَا، وَمَنْ طَلَبَ بِهِ أَدْرَكَ۔

(سنن الدارمی، كِتَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، بَابُ فَضْلِ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ)

حضرت ایاس بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے فرمائے: اگر تمہاری زندگی رہی تو (تم دیکھو گے کہ) تین قسم کے لوگ قرآن پڑھیں گے، ایک جماعت اللہ کے لئے، اور ایک جماعت جھگڑنے کے لئے اور ایک جماعت دنیا کے لئے۔ اور اس (قرآن) کے ذریعہ جو طلب کریگا پالے گا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْأَعْجَمِيُّ، فَقَالَ: اِقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ، وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ

الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا يُجْزِئُ الْأُمِّيَّ وَالْأَعْجَمِيَّ مِنَ الْقِرَاءَةِ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور ہم قرآن پڑھ رہے تھے۔ ہم میں اعرابی بھی تھے اور عجمی بھی (جنکی قرأت زیادہ درست نہ تھی اور وہ درست پڑھنے میں معذور تھے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (تم جس طرح بھی پڑھ سکتے ہو) پڑھو۔ تمہارا پڑھنا ٹھیک ہے، عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو قرأت قرآن کو اس طرح درست کریں گے جیسے تیر کو درست کیا جاتا ہے۔ (یعنی تجوید میں مبالغہ کریں گے) اور اس سے ان کا مقصد دنیا ہوگی دین نہ ہوگا۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ، كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

(سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الْأَجْرِ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قرآن کو بلند آواز سے پڑھنے والا اس شخص کی طرح ہے جو علانیہ خیرات کرے اور قرآن کو آہستہ آواز سے پڑھنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو چھپا کر خیرات کرے۔

تلاوت سے پہلے تعوّذ پڑھیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾

(سورة النحل، آيت: ٩٨)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: سو جب آپ قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود (کی وسوسہ اندازیوں) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

(مصنف عبدالرزاق، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَتَى يَسْتَعِيذُ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی تلاوت سے پہلے ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' پڑھتے تھے۔

تلاوت کا آغاز تسمیہ سے کرنا چاہئے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: كُلُ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَقْطَعُ۔

(كنز العمال، حرف الهمزة، باب في تلاوة القرآن وفضائله، فصل في فضائل السور والآيات والبسملة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی قابل لحاظ کام کی ابتداء ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' سے نہ کی جائے نامکمل رہ جاتا ہے۔

تلاوت کرتے وقت تجویدی قواعد کا لحاظ رکھیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝

(سورۃ مزمل آیت ۴)

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر (واضح انداز میں) پڑھا کرو۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَأَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا۔ ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ۔

(صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب مد القرأة)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کس طرح پڑھتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ حضور کی قراءت مدوالی ہوتی تھی۔ پھر حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ اس طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پڑھکر سنایا کہ بسم اللہ (میں لفظ اللہ کے ہ سے پہلے جو الف ہے اسکو ایک الف کی مقدار) کھینچ کر پڑھے، اور اس طرح الرحمن (میں حرف میم پر جو الف ہے اسکو بھی ایک الف کی مقدار) کھینچ کر پڑھے، اور اسی طرح الرحیم (میں میم سے پہلے جو یا ہے اسکو بھی) کھینچ کر پڑھے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُمَلَّكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ قِرَائَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَائَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

(سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء كيف كانت قراءة النبي صلى الله عليه وآله وسلم)

حضرت یعلی ابن مُملَّک سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرائت کے متعلق دریافت کیا تو آپ (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرائت کا انداز بیان فرمایا کہ وہ واضح ہوتی تھی اور ایک ایک حرف الگ الگ ادا ہوتا تھا۔

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قِرَائَتَهُ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ' ثُمَّ يَقِفُ ' ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ يَقِفُ۔

(سنن الترمذی 'کتاب القراءات' باب فی فاتحۃ الکتاب)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آیت کو علحدہ علحدہ پڑھا کرتے تھے' چنانچہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ پڑھتے اور وقفہ فرماتے تھے پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے اور وقفہ فرماتے۔

عَنْ أَبِي جَمْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: إِنِّيْ سَرِيْعُ الْقِرَاءَةِ إِنِّي أَهُذُّ الْقُرْآنَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَأَنْ أَقْرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَأُرَتِّلُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ هَذْرَمَةً۔

(السنن الکبری 'كِتَابُ الصَّلَاةِ' بَابُ كَيْفَ قِرَاءَةُ الْمُصَلِّي)

حضرت ابو جمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ میں قرآن بہت تیزی سے پڑھنے والا ہوں میں قرآن کو تیز پڑھتا ہوں' حضرت ابن عباس نے فرمایا: یہ کہ میں سورہ بقرہ کو ٹھہر ٹھہر کر (خوش اسلوبی سے) پڑھوں یہ مجھے سارا قرآن تیز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔

خوش آوازی کے ساتھ تلاوت کرنی چاہئے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: زَيِّنُوْا الْقُرْاٰنَ بِأَصْوَاتِكُمْ ' فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا۔

(المستدرک علی الصحیحین 'كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ)

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن کو عمدہ آوازوں میں پڑھو کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَلّٰهُ أَشَدُّ أَذَنًا إِلَى الرَّجُلِ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل 'أَحَادِيثُ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم' مُسْنَدُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ)

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی گلوکارہ کا مالک جتنی توجہ سے اس گلوکارہ کا گانا سنتا ہے (بلاتشبیہ) اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ توجہ کے ساتھ اس شخص کی آواز سنتا ہے جو خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ قَدْ كُفَّ بَصَرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ أَخِي بَلَغَنِي أَنَّكَ حَسَنُ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ، فَإِذَا قَرَأْتُمُوْهُ فَابْكُوْا، فَإِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا، وَ تَغَنَّوْا بِهِ فَمَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(سنن ابن ماجۃ، کتاب إقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب فی حسن الصوت بالقرآن)

حضرت عبدالرحمن بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت آپ نے فرمایا کہ حضرت سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کی بینائی چلی گئی تھی، پس میں آپ کو سلام کیا تو وہ فرمائے: تم کون ہو؟ تو میں نے اپنا تعارف کروایا تو فرمائے بھتیجے کے لئے خوش آمدید ہو، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم قرآن اچھی آواز میں پڑھتے ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک یہ قرآن غمگین نازل ہوا ہے، پس تم اس کو پڑھتے وقت روؤ، اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ، اور اس (قرآن) کو خوش الحانی سے پڑھو پس جو کوئی اسے خوش الحانی سے نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْئٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔

(صحیح البخاری، کِتَابُ التَّوْحِید، باب قول النبی ﷺ الماهر بالقرآن مع الکرام البَرَرَة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبی کے خوش الحانی کے ساتھ قرآن پڑھنے کو اللہ تعالیٰ جس قدر (رحمت کی) توجہ سے سنتا ہے اتنا کسی اور چیز کو نہیں سنتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: أَبْطَأْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ، ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتِ؟ قُلْتُ: كُنْتُ أَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِكَ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَ قِرَاءَتِهِ وَ صَوْتِهِ مِنْ أَحَدٍ، قَالَتْ: فَقَامَ وَ قُمْتُ مَعَهُ حَتّٰى اسْتَمَعَ لَهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: هٰذَا سَالِمٌ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي أُمَّتِي مِثْلَ هٰذَا۔

(سنن ابن ماجہ، کِتَابُ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسُّنَّةِ فِيهَا، بَابٌ فِي حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ)

ام المؤمنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک رات عشا کی نماز کے بعد دیر سے حاضر ہوئی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا کہ تم کہاں تھیں؟ میں نے عرض کیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک صحابی کی قرآت سن رہی تھی' میں نے (آج تک) ان کی قرأت اور آواز کی طرح (قرأت اور آواز) کسی سے نہیں سنی' ام المومنین فرماتی ہیں: یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں بھی کھڑی ہوگئی' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی (قرات) کو سنا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہے' تمام تعریف اللہ تعالی کے لئے ہے جس نے میری امت میں ان جیسے (قراء) کو پیدا فرمایا۔

قرآن عرب کے لحن میں تلاوت کرنی چاہئے

عَنْ حُذَيْفَةَبْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا' وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَأَهْلِ الْفسقِ' فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالرَّهْبَانِيَّةِ وَالنَّوْحِ' لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ' مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ مَنْ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ۔

(المعجم الأوسط' بَابُ الْمِيمِ' مَنِ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن عربی لہجوں اور آواز کے ساتھ پڑھا کرواور (قرآن کی تلاوت میں) اہل کتابوں اور فاسقوں کے لہجوں سے اپنے کو بچاؤ' کیونکہ میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو راگ' رہبانیت اور نوحہ کی طرح قرآن کو بنا بنا کر پڑھے گی۔ جس کی وجہ سے قرآن انکے حلقوں کے نیچے نہیں اُترے گا۔ (اور دل میں اثر نہیں کرے گا) اور اللہ تعالی ایسی قراءت کو قبول نہیں کرے گا انکے دل فتنہ میں مبتلا ہونگے اور ان لوگوں کے دل بھی جو ایسے لوگوں کے معاملہ کو پسند کرینگے۔

تلاوت' خوش الحانی سے کریں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔

(صحیح البخاری' کتاب فضائل القرآن، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہمارے طریقہ پر نہیں جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن کی تلاوت نہ کرتا ہو۔

تلاوت، مردانہ شاندار لہجہ میں کرنی چاہئے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: أُنْزِلَ الْقُرْآنُ بِالتَّفْخِيمِ۔

(المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ التَّفْسِيرِ، كِتَابُ قِرَاءَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن پُرلہجہ (یعنی مردانہ شاندار لہجہ) کے ساتھ نازل ہوا ہے (لہٰذا سریلی باریک آواز میں تلاوت نہیں کرنی چاہئے)۔

زبان کی مشقت کے باوجود تلاوت کریں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَ هُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ.

(صحيح مسلم، كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ فِي الْقُرْآنِ، وَالَّذِي يَتَتَعْتَعُ فِيهِ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قرآن مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو معزز اور بزرگی والے ہیں اور جو قرآن مجید اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے (تلاوت کا اور مشقت اٹھانے کا)۔

چند مخصوص سورتوں کی قرأت کا ادب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ"، فَانْتَهٰى إِلَى آخِرِهَا: {اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ﴿۸﴾} [سورة التين، آيت: ۸] فَلْيَقُلْ: بَلٰى، وَ أَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ، وَمَنْ قَرَأَ: "لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ" فَانْتَهٰى إِلٰى {اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى﴿۴۰﴾} [سورة القيامة، آيت: ۴۰] فَلْيَقُلْ: بَلٰى، وَمَنْ قَرَأَ: وَالْمُرْسَلَاتِ، فَبَلَغَ: {فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ﴿۵۰﴾} [سورة المرسلات، آيت ۵۰] فَلْيَقُلْ: آمَنَّا بِاللهِ۔

(سنن أبي داود، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مِقْدَارِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ" پڑھے اور اسکے آخر "{اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ﴿۸﴾}" (کیا اللہ سبحانہ تعالیٰ کیا تمام

حاکموں کا حاکم اعلیٰ نہیں ہے؟) تک پہنچے تو کہے:بلٰی (کیوں نہیں میں اسکی گواہی دینے والوں میں سے ہوں) اور جو کوئی "لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ" پڑھے اور "أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى" (کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں؟) تک پہنچے تو کہے:بلٰی (کیوں نہیں) اور جو کوئی "وَالْمُرْسَلَاتِ" پڑھے اور {فَبِأَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ} (یہ لوگ اسکے بعد پھر کس بات پر ایمان لائیں گے؟) تک پہنچے تو کہے: آمَنَّا بِاللّٰهِ۔ (ہم ایمان لائے اللہ پر)۔

تلاوت کے وقت خشیت کی کیفیت ہو

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِيْ إِذَا سَمِعْتُمُوْهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوْهُ يَخْشَى اللّٰهَ۔

(سنن ابن ماجة، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب في حسن الصوت بالقرآن)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قرآن کو اچھی آواز میں پڑھنے والا وہ شخص ہے کہ جب تم اس کو پڑھتے دیکھو تو تمہیں خیال ہونے لگے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ قِرَاءَةً مَنْ إِذَا قَرَأَ يَتَحَزَّنُ۔

(المعجم الكبير، باب العين، بَابُ مَنِ اسْمُهُ عُمَرُ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں بہترین قرائت والا وہ ہے کہ جب وہ پڑھے تو (آخرت کی یاد میں) غمگین کیفیت میں ہو جائے۔

دل کی توجہ کے ساتھ تلاوت کریں

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ۔

(صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب اقرؤا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم)

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک کہ تمہارے دل (پڑھنے کی طرف) مائل ہوں اور جب تمہاری حالت مختلف ہونے لگے تو تم (پڑھنا چھوڑ کر) اٹھ جاؤ ۔

تلاوت کے درمیان گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا: إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَکَلَّمْ حَتّٰی يَفْرُغَ مِنْهُ۔

(صحيح البخاري، کِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَاب {نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَکُمْ})

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جب قرآن پڑھتے تو اس سے فارغ ہونے تک کسی سے بات نہ کرتے۔

نیند کے غلبہ کے وقت تلاوت نہ کریں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُکُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلٰی لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ۔

(سنن أبي داود، کِتَاب الصَّلَاةِ، بَاب النُّعَاسِ فِي الصَّلَاةِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کا کوئی رات میں عبادت کرے اور (نیند کے سبب) قرآن کی تلاوت اس کی زبان پر بے قابو ہو جائے تو چاہئے کہ وہ (تلاوت چھوڑ کر) سو جائے۔

تلاوت الٹے انداز میں نہ کریں

عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ: إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَنْکُوْسًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: ذَاکَ مَنْکُوْسُ الْقَلْبِ۔

(مصنف ابن أبی شيبة، کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، مَنْ کَرِهَ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ مَنْکُوسًا)

حضرت شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ) سے کہا گیا کہ فلاں شخص قرآن الٹی پڑھتا ہے؟ (مثلاً سورہ ناس پھر سورہ فلق پھر سورہ اخلاص، یا آیت پھر اس سے پہلے کی آیت پھر اس سے پہلے کی آیت۔) حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ) نے فرمایا کہ وہ الٹے دل والا ہے (کہ اسے راہِ حق کی سمجھ نہیں ہے)۔

تلاوتِ قرآن کا حالتِ نماز میں اہتمام کرنا چاہیے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّكْبِيرِ وَ التَّسْبِيحِ، وَ التَّسْبِيحُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ، وَ الصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ۔

(شعب الإيمان' باب تعظيم القرآن' فصل قراءة القرآن من المصحف)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کا نماز میں پڑھنا غیر نماز میں قرآن پڑھنے یعنی (سادہ تلاوت کرنے) سے افضل ہے۔ اور غیر نماز میں قرآن پڑھنا: تسبیح (سبحان اللہ کہنے) اور تکبیر (اللہ اکبر کہنے) سے بہتر ہے' اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا صدقہ سے بہتر ہے اور خیرات کرنا (نفل) روزہ رکھنے سے بہتر ہے۔ اور روزہ دوزخ کیلئے ڈھال ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ۔

(صحيح مسلم' كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا' بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَلُّمِهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس جائے تو وہاں تین بڑی' موٹی حاملہ اونٹنیاں موجود ہوں؟ ہم نے عرض کیا کہ جی ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی اپنی نماز میں تین آیات پڑھتا ہے وہ تین بڑی بڑی موٹی اونٹنیوں سے اس کے لئے بہتر ہے۔

تہجد میں تلاوت قرآن کی کثرت کرنی چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَ مَنْ صَلّٰى فِي لَيْلَةٍ بِمِائَتَيْ آيَةٍ فَإِنَّهُ يُكْتَبُ مِنَ الْقَانِتِينَ الْمُخْلِصِينَ۔

(صحيح ابن خزيمة' كِتَابُ الصَّلَاةِ' بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ مِائَتَيْ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی ایک رات میں سو آیتیں تلاوت کرتا ہے تو وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائیگا' اور جو کوئی ایک رات میں دو سو آیتیں تلاوت کریگا تو وہ مخلص اطاعت گزاروں میں لکھا جائیگا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقَرَأَهَا ' ثُمَّ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ' ثُمَّ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا ' يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا ' إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَ إِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَ إِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ۔

(صحيح مسلم ' كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَ قَصْرِهَا ' بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے نماز (تہجد) پڑھی۔ آپ نے (سورۂ فاتحہ ختم کر کے) سورہ بقرہ شروع فرمایا پھر (پہلی رکعت) میں اس کو ختم فرمادیا۔ پھر (دوسری رکعت میں) سورہ نساء پڑھنا شروع کیا اس کو بھی ختم فرمایا (دوسرے دوگانے میں) سورہ آل عمران شروع کیا اس کو بھی ختم فرمایا۔ آپ کی قرأت دھیرے دھیرے ہوتی تھی۔ جب کسی آیات میں تسبیح ہوتی تو آپ سبحان اللہ فرماتے اور کسی درخواست کی تلقین ہوتی تو آپ درخواست فرماتے۔ کہیں پناہ مانگنے کا بیان ہوتا تو آپ اللہ سبحانہ کی پناہ لیتے''۔

گھروں میں تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: اَلْبَيْتُ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ يَتَرَائٰى لِأَهْلِ السَّمَاءِ ' كَمَا تَتَرَائَى النُّجُومُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ۔

(شعب الإيمان ' باب تعظيم القرآن ' فصل في ادمان تلاوة القرآن)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت ہوتی ہے وہ آسمان والوں کو ایسا ہی (چمکدار) دکھائی دیتا ہے جیسا کہ زمین والوں کو تارے دکھائی دیتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: اَلْبَيْتُ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ يَكْثُرُ خَيْرُهُ، وَيُوَسَّعُ عَلٰى أَهْلِهِ، وَيَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَيَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ، وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لَا يُقْرَأُ فِيهِ يُضَيَّقُ عَلٰى أَهْلِهِ، وَيَقِلُّ خَيْرُهُ، وَيَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَيَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ، وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَيُثَوَّرُ فِيهِ يُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا يُضِيءُ النَّجْمُ الْأَرْضَ۔

(مصنف عبد الرزاق ' كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ ' بَابُ تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَفَضْلِهِ)

حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے: اس کا خیر بڑھ جاتا ہے' اسکے رہنے والوں پر (رزق میں) کشادگی کی جاتی ہے' فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں اور شیاطین اسکو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی: 'اسکے رہنے والوں پر (رزق میں) تنگی کی جاتی ہے اسکا خیر کم ہوجاتا ہے' فرشتے اسکو چھوڑ دیتے ہیں اور شیاطین اس میں حاضر ہوتے ہیں۔ بلاشبہ جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے اور (اس کے معانی میں) غور وخوض کیا جاتا ہے وہ آسمان والوں کے لئے ایسے ہی روشن نظر آتا ہے جیسے کہ تارے زمین پر روشن دکھائی دیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ، اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

(مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافر وقصرہا۔ باب استجاب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ وجوازہا فی المسجد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ (یعنی گھروں میں مردوں کی طرح بے عمل نہ رہا کرو کہ نہ تلاوت نہ عبادت) کیونکہ شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

ماہ رمضان میں تلاوت قرآن کا زیادہ اہتمام کریں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۔

(سورۃ البقرۃ' آیت: ۱۸۵)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق وباطل میں) امتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ①

(سورۃ القدر: آیت: ۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں اتارا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ

الْقُرْآنَ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ-

(صحيح البخاري' بَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور خاص طور پر رمضان میں جب جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ سخی ہوتے تھے اور جبرائیل آپ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے اور قرآن کا دور کرتے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کی سخاوت میں (رحمت کے لئے) بھیجی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

تلاوت کے بعد کے اذکار

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ، وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، وَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ فَقَدْ طَلَبَ الْخَيْرَ مَكَانَهُ۔

(شعب الایمان' باب تعظیم القرآن' فصل فی استحباب التکبیر عند الختم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قرآن پڑھا اور رب کی حمد کیا' نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنے رب سے مغفرت طلب کیا تو اس نے اپنی (اسی) جگہ (ساری) بھلائیاں طلب کر لی۔

قرآن کو دنیا کمائی کا ذریعہ نہ بنائیں

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِذْ مَرَّ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَاسْتَمَعَ لَهُ، فَلَمَّا فَرَغَ سَأَلَ، فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِقْرَءُوْا الْقُرْآنَ وَسَلُوْا بِهِ اللّٰهَ، فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ۔

(شعب الإيمان' تعظيم القرآن' فَصْلٌ فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْمَسَاجِدِ وَالْأَسْوَاقِ لِيُعْطَى وَلِيُسْتَأْكَلَ بِهِ)

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا اور آپ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو سورہ یوسف کی تلاوت کر رہا تھا تو آپ توجہ سے اس (کی قرائت) کو سننے لگے' جب وہ (تلاوت) ختم کیا تو مانگنے لگا۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ

رَاجِعُوْنَ پڑھا' (اور فرمایا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: (اے لوگو!) قرآن پڑھو اور اللہ سے مانگو 'کیونکہ ایسے لوگ ہونگے جو قرآن پڑھیں گے اور لوگوں سے مانگیں گے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَسَلُوْا بِهِ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّمَ قَوْمٌ يَسْأَلُوْنَ بِهِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْقُرْآنَ يَتَعَلَّمُهُ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ يُبَاهِي بِهِ، وَرَجُلٌ يَسْتَأْكِلُ بِهِ، وَرَجُلٌ يَقْرَأُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(شعب الإيمان 'تعظيم القرآن 'فَصْلٌ فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْمَسَاجِدِ وَالْأَسْوَاقِ لِيُعْطَى وَلِيُسْتَأْكَلَ بِهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: قرآن سیکھو اور اس سے جنت کی طلب رکھو قبل اسکے کہ ایسی قوم آئے جو (قرآن) سیکھے گی اور دنیا طلب کرے گی۔ بلاشبہ قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھتے ہیں: ایک وہ شخص جو اس کے ذریعہ دوسروں پر فخر جتلاتا ہے 'ایک وہ شخص جو اس سے غذا طلب کرتا ہے اور ایک وہ شخص جو اللہ کے لئے پڑھتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِبْلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِقْرَءُوْا الْقُرْآنَ وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ، وَلَا تَغْلُوْا فِيهِ 'وَلَا تَأْكُلُوْا بِهِ، وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهِ۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل 'مُسْنَدُ الْمَكِّيِّينَ 'زِيَادَةٌ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ)

حضرت عبداللہ بن شبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھا کرو اور اس (کی تلاوت میں) غلو نہ کرو (اس طرح کہ اس میں ہی مشغول رہ کر اس پر عمل کی طرف توجہ نہ ہو) 'اس (کے معانی) سے بے وفائی نہ کرو 'اسے کھانے کا ذریعہ نہ بناؤ اور اس سے اپنے مال و دولت کی کثرت حاصل نہ کرو۔

سماعتِ قرآن بھی کرنی چاہیئے

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ عَلَيَّ - قَالَ: قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي 'قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتّٰى إِذَا بَلَغْتُ: {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا} [النساء: ۴۱] قَالَ لِي: كُفَّ - أَوْ أَمْسِكْ 'فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ۔

(صحيح البخارى 'كتاب فضائل القرآن 'بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ)

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مجھ سے) ارشاد فرمائے: مجھے قرآن سناؤ، میں نے عرض کیا، قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے میں آپ کو قرآن کیسے سناؤں؟۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں دوسروں سے قرآن سننا پسند کرتا ہوں، تو میں نے سورۂ نساء پڑھنا شروع کیا اور جب اس آیت پر پہونچا ''فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا'' (نساء، آیت:۴۱) ''(پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے)۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس کرو، جب میں نے حضور کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (یہ رقت قیامت کے شدّت کے تصوّر اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمالِ رحمت اور شفقت کی نتیجہ تھی)۔

قرآن پڑھے جانے کے وقت خاموشی سے سنیں

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورۃ الاعراف، آیت:۲۰۴)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

تین دن سے کم میں قرآن ختم نہیں کرنا چاہئے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ۔ قَالَ: أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ، فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ: صُمْ يَوْمًا وَ افْطِرْ يَوْمًا۔ فَقَالَ: اِقْرَإِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: إِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ، فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ فِيْ ثَلَاثٍ۔

(صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب صوم يوم وافطار يوم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ان سے) فرمایا: ایک مہینے میں تین روزے رکھو (حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عرض کئے میں اس سے زیادہ روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوں پس آپ مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینے میں قرآن ختم کرو تو (حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عرض کئے میں اس سے زیادہ پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہوں پس آپ مسلسل فرماتے رہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے (قرآن کو) تین دن میں (ختم کرو)۔

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مِخْرَاقٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا یَا أُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ! إِنَّ نَاسًا یَقْرَأُ أَحَدُھُمُ الْقُرْاٰنَ فِيْ لَیْلَۃٍ مَرَّتَیْنِ أَوْ ثَلَاثًا؟ فَقَالَتْ أُولٰئِکَ قَرَئُوْا وَلَمْ یَقْرَئُوْا، کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ اللَّیْلَۃَ التَمَامَ فَیَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَسُوْرَۃَ اٰلِ عِمْرَانَ وَسُوْرَۃَ النِسَاءِ، ثُمَّ لَایَمُرُّ بِاٰیَۃٍ فِیْھَا اِسْتِبْشَارٌ إِلَّا دَعَا اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَغِبَ، وَلَا یَمُرُّ بِاٰیَۃٍ فِیْھَا تَخْوِیْفٌ إِلَّا دَعَا اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعَاذَ۔

(مسند أحمد، مسند النساء، مُسْنَدُ الصِّدِّیقَۃِ عَائِشَۃَ بِنْتِ الصِّدِّیقِ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْھَا)

حضرت مسلم بن مخراق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کیا: اے ام المؤمنین! بے شک بعض لوگ ایک رات میں دو یا تین قرآن پڑھ رہے ہیں؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمائیں: یہ ایسے لوگ ہیں کہ جنکا پڑھنا نہ پڑھنے کے برابر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری رات عبادت میں گذارتے تو سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ نساء پڑھتے، پھر جب خوشخبری کی آیت سے گذرتے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور رغبت کا اظہار کرتے اور خوف دلانے والی آیت سے گذرتے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور (اس عذاب سے) پناہ مانگتے۔

اجتماعی تلاوت بلند آواز سے نہ کریں

عَنْ أَبِي سَعِیدٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: اِعْتَکَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَسَمِعَھُمْ یَجْھَرُوْنَ بِالْقِرَاءَۃِ، فَکَشَفَ السِّتْرَ، وَقَالَ: أَلَا إِنَّ کُلَّکُمْ مُنَاجٍ رَبَّہٗ، فَلَا یُؤْذِیَنَّ بَعْضُکُمْ بَعْضًا، وَلَا یَرْفَعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَۃِ أَوْ قَالَ: فِي الصَّلَاۃِ-

(سنن أبي داود "کِتَابُ الصَّلَاۃِ، بَابٌ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَۃِ فِي صَلَاۃِ اللَّیْلِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں معتکف تھے، آپ نے لوگوں کو بلند آواز سے قرآن پڑھتے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اعتکاف کے لئے ڈالا ہوا) پردہ ہٹایا اور فرمایا: سنو! بلاشبہ تم میں کا ہر کوئی اپنے رب سے مناجات کر رہا ہے، لہٰذا تم نے کا کوئی ہرگز کسی کو تکلیف نہ دے اور تلاوت کرنے یا نماز پڑھنے میں تم میں کا کوئی کسی پر ہرگز آواز بلند نہ کرے۔

ختمِ قرآن کا بہتر وقت

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ إِذَا وَافَقَ خَتْمُ الْقُرْاٰنِ أَوَّلَ اللَّیْلِ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ حَتّٰی یُصْبِحَ وَإِنْ وَافَقَ خَتْمُہٗ اٰخِرَ اللَّیْلِ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ حَتّٰی یُمْسِيَ، فَرُبَّمَا بَقِيَ عَلٰی أَحَدِنَا الشَّيْءُ فَیُؤَخِّرُہٗ حَتّٰی

يُمْسِيْ أَوْ يُصْبِحَ۔

(سنن الدارمي کتاب فضائل القرآن' باب في ختم القرآن)

حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمائے جب رات کے ابتدائی حصہ میں ختم قرآن کیا جاتا ہے تو صبح تک فرشتے ایسے شخص کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور جب رات کے آخری حصہ میں ختم قرآن کیا جاتا ہے تو شام تک فرشتے اس شخص کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں' بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم میں سے کسی پر کچھ (قرآن) پڑھنا باقی رہتا تو وہ (اس برکت کو پانے کے لئے) اسے صبح یا شام تک مؤخر کرتا۔

عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسْتَحَبُّ الْخَتْمُ فِي الشِّتَاءِ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَفِي الصَّيْفِ أَوَّلَ النَّهَارِ۔

(الإتقان في علوم القرآن' فِي آدَابِ تِلَاوَتِهِ وَتَالِيهِ)

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ موسمِ سرما میں قرآن کریم کا ختم اول شب میں (کیونکہ ان دنوں رات لمبی ہوتی ہے) اور موسم گرما میں دن کے اول وقت (کیونکہ ان دنوں دن لمبا ہوتا ہے) مستحب ہے (تا کہ زیادہ برکت ملے)۔

ختمِ قرآن کے موقع پر دعا کا اہتمام کریں

عَنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ مُجَاهِدٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ' قَالَ إِنَّمَا دَعَوْنَاكَ أَنَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْتِمَ الْقُرْاٰنَ وَإِنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ الدُّعَاءَ يُسْتَجَابُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ۔ قَالَ: فَدَعَوْا بِدَعَوَاتٍ۔

(سنن الدارمي 'کتاب فضائل القرآن' باب في ختم القرآن)

حضرت حکم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ مجھے بلا بھیجے اور فرمایا کہ بیشک ہم آپکو اس لئے دعوت دئے ہیں کہ ہم ختم قرآن کرنا چاہتے ہیں اور ہمکو یہ بات پہونچی ہے کہ قرآن کے مکمل ہونے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پس وہ لوگ بہت دعا کئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَعَ كُلِّ خَتْمَةٍ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ۔

(شعب الإيمان 'تعظيم القرآن' فَصْلٌ فِي اسْتِحْبَابِ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْخَتْمِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ختم قرآن کے ساتھ مقبول دعا ہے۔

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِذَا خَتَمَ الْقُرْاٰنَ، جَمَعَ وَلَدَهُ وَأَهْلَ بَيْتِهِ فَدَعَا لَهُمْ۔

(سنن الدارمي 'کتاب فضائل القرآن' باب في ختم القرآن)

حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ جب قرآن کی تکمیل کرتے تو اپنی اولاد اور گھر والوں کو جمع کرتے اور انکے لئے دعا کرتے۔

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانُوا يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ وَيَقُوْلُ عِنْدَهُ تُنَزَّلُ الرَّحْمَةُ۔

(الإتقان في علوم القرآن، في آداب تِلَاوَتِهِ وَتَالِيهِ)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تابعی) سے مروی ہے کہ صحابہ کرام، قرآن کریم کے ختم کے موقع پر جمع ہوا کرتے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ اس موقع پر رحمت نازل ہوتی ہے۔

دعائے ختم قرآن

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَرَأَ "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" اِفْتَتَحَ مِنَ الْحَمْدِ ثُمَّ قَرَأَ مِنَ الْبَقَرَةِ إِلٰى "أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ"، ثُمَّ دَعَا بِدُعَاءِ الْخَتْمَةِ ثُمَّ قَامَ.

(الإتقان في علوم القرآن، في آداب تِلَاوَتِهِ وَتَالِيهِ)

حضرت ابن عباس اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب "قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ" کی تلاوت فرما لیتے تو سورہ فاتحہ سے آغاز فرماتے اور سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات کریمہ "أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ" تک پڑھتے، پھر ختم قرآن کی دعا پڑھ کر برخاست فرماتے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ "اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ وَاجْعَلْهُ لِيْ إِمَامًا وَهُدًى وَرَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ"۔

(إحياء علوم الدين، كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثاني في ظاهر آداب التلاوة وهي عشرة)

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ ختمِ قرآن کے وقت یہ دعا کیا کرتے "اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْآنِ وَاجْعَلْهُ لِيْ إِمَامًا وَهُدًى وَرَحْمَةً، اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ"۔ (اے اللہ! قرآن کے وسیلہ سے مجھ پر رحم فرما اور اسے میرے لئے مقتدیٰ، ہدایت اور رحمت بنا۔ اے اللہ! میں اس میں سے جو بھول گیا ہوں وہ مجھے یاد دلا دے اور (اسکے احکام میں سے) جس سے میں ناواقف ہوں وہ مجھے سکھلا دے، اور مجھے شب و روز اسکی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما اور اسے (روزِ قیامت میرے حق میں) حجت بنا، اے سارے جہانوں کے رب!۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَمِدَ الرَّبَّ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ فَقَدْ طَلَبَ الْخَيْرَ مَكَانَهُ۔

(شعب الإيمان' تعظيم القرآن' فَصْلٌ فِي اسْتِحْبَابِ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْخَتْمِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنے پروردگار سے دعائے مغفرت کی بے شک اس نے برموقع ہر قسم کی بھلائی مانگ لی۔

ختمِ قرآن کے ساتھ دوبارہ آغاز بھی کرنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ. قَالَ: وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ؟ قَالَ: اَلَّذِيْ يَضْرِبُ مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلٰى آخِرِهٖ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ کو کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منزل پر اتر کر پھر کوچ کرنے والا۔ انہوں نے عرض کیا: منزل پر اتر کر پھر کوچ کرنے والے سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو قرآن کے آغاز سے (تلاوت کرتے ہوئے) اسکے آخر تک پہنچے اور جب جب ختم تک پہنچے تو پھر (دوبارہ تلاوت کا) کوچ (آغاز) کرے۔

حافظِ قرآن اپنے حفظ کی حفاظت کرے

عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ' وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ' فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔

(صحيح البخاري' كتاب فضائل القرآن' باب استذكار القرآن وتعاهده)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کا یہ کہنا کیا ہی برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ (یہ کہے کہ) بھلادیا گیا' اور قرآن کو دہراتے رہو' کیونکہ قرآن سینوں میں سے (بھگوڑے) اونٹ سے زیادہ تیز نکل جاتا ہے۔

حافظِ قرآن کو تہجد کی پابندی کرنی چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ. أَوْتِرُوْا یَا أَھْلَ الْقُرْآنِ۔

(سنن ابن ماجۃ' کِتَابُ إِقَامَۃِ الصَّلَاۃِ، وَالسُّنَّۃُ فِیھَا" بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ')

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ وتر (ایک) ہے وہ وتر (طاق عدد) کو پسند کرتا ہے' اے قرآن والو! تہجد (مع الوتر) پڑھو۔

حافظ قرآن اپنے مقام کا لحاظ رکھے

عَنْ رَجَاءِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ: مَنْ أَعْطَاہُ اللّٰہُ حِفْظَ کِتَابِہٖ لَوْ ظَنَّ أَنَّ أَحَدًا أُوْتِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُوتِيَ فَقَدْ غَمَطَ أَعْظَمَ النِّعَمِ۔

(شعب الإیمان' باب تعظیم القرآن' فَصْلٌ فِي التَّکْثِیْرِ بِالْقُرْآنِ وَالْفَرَحِ بِہٖ)

حضرت رجاء غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو (اپنی کتاب قرآن مجید) حفظ کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس شخص نے یہ گمان کیا کہ کسی دوسرے شخص کو مجھ سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا کی گئی ہے تو اس نے سب سے بڑی نعمت کو حقیر جانا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَکَأَنَّمَا اُسْتُدْرِجَتِ النُّبُوَّۃُ بَیْنَ جَنْبَیْہِ، غَیْرَ أَنَّہٗ لَا یُوحٰی إِلَیْہِ. وَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَرَأٰی أَنَّ أَحَدًا أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُعْطِيَ، فَقَدْ عَظَّمَ مَا صَغَّرَ اللّٰہُ، وَصَغَّرَ مَا عَظَّمَ اللّٰہُ، وَلَیْسَ یَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ یَسْفَہَ فِیْمَنْ یَسْفَہُ، أَوْ یَغْضَبَ فِیْمَنْ یَغْضَبُ، أَوْ یَحْتَدَّ فِیْمَنْ یَحْتَدُّ، وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَصْفَحُ لِفَضْلِ الْقُرْآنِ۔

(الْمُعْجَمُ الْکَبِیْر' عَبْدُ اللہِ بنُ عَمْرِو بنِ العَاصِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن مجید کی تلاوت کی گویا کہ اس نے نبوت (کے کلام) کو اپنی شانوں کے درمیان کر لیا' مگر یہ کہ اسکی طرف وحی نہیں ہو تی' جو قرآن پڑھا اسکے بعد اس نے یہ گمان کیا کہ کسی اور کو مجھ سے افضل چیز عطا کی گئی' تو اس نے اللہ تعالی کی حقیر کی ہوئی چیز کو عظیم جانا اور جسکو اللہ تعالیٰ نے عظیم کیا (یعنی قرآن مجید) اس کو حقیر جانا' قرآن مجید کے حافظ کے لئے یہ روا نہیں ہیکہ وہ

بے وقوفی کرنے والوں کے ساتھ مل کر بے وقوفی کرے اور غصہ کرنے والوں کے ساتھ مل کر غصہ کرے اور سختی کرنے والوں کے ساتھ مل کر سختی کرے' بلکہ وہ (اس میں موجود) قرآن کی فضیلت کے خاطر عفو و درگزاری سے کام لے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يُوْحٰى إِلَيْهِ لَا يَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَنْ يَحِدَّ مَعَ مَنْ يَحِدُّ وَلَا يَجْهَلَ مَعَ مَنْ يَجْهَلُ وَفِي جَوْفِهِ كَلَامُ اللهِ۔

(شعب الإيمان' باب تعظيم القرآن' فَصْلٌ فِي التَّكْثِيرِ بِالْقُرْآنِ وَالْفَرَحِ بِهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن مجید کی تلاوت کی گویا کہ اس نے نبوت (کے کلام) کو اپنی شانوں کے درمیان کرلیا' مگر یہ کہ اسکی طرف وحی نہیں ہوتی' قرآن مجید کے حافظ کے لئے یہ مناسب نہیں ہیکہ سختی کرنے والوں کے ساتھ مل کر سختی کرے' اور جہالت کرنے والے کے ساتھ جہالت کا کام کرے جبکہ اسکے سینہ میں اللہ کا کلام ہے۔

حافظِ قرآن کا اکرام کیا جائے

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: شَكَوْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ إِنْسَانٍ شَدِيْدٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِحْفِرُوْا وَأَعْمِقُوْا وَأَحْسِنُوْا، وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ، قَالُوْا: فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: قَدِّمُوْا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

(سنن النسائي' كِتَابُ الْجَنَائِزِ' بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِعْمَاقِ الْقَبْرِ)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن ہم لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ ہر شخص کے واسطے ہمارے واسطے قبر کھودنا مشکل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قبر کھودو اور گہری کھودو اور اچھے طریقہ سے کھودو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کردو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم لوگ کس کو آگے کریں؟ (یعنی قبلہ کے نزدیک رکھیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان میں قرآن کریم زیادہ یاد رکھتا ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيْهِ وَالْجَافِيْ عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي

السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

(سنن أبي داود، كِتَاب الْأَدَبِ، بَابٌ فِي تَنْزِيلِ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور بزرگی میں سے ہے کہ سفید بالوں والے (عمر رسیدہ) مسلمان کا اکرام کیا جائے، قرآن کریم کے حامل (حافظ وعالم) کا اکرام کیا جائے سوائے اس میں غلو اور کمی (افراط وتفریط) کرنے والے کے، اور عادل بادشاہ کا اکرام کیا جائے۔

تلاوت کے ساتھ قرآن پر عمل بھی کریں

عَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْؤُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔

(سنن أبی داؤد۔ کِتَاب الصَّلَاۃِ، باب فی ثواب قراءۃ القرآن)

حضرت معاذ جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بہتر ہوگی، جبکہ یہ فرض کرلیا جائے کہ آفتاب تمہارے گھروں میں روشن ہو، پھر تم سمجھ لو کہ (جب ماں باپ کا یہ مرتبہ ہوگا تو) اس شخص کا کیا مرتبہ ہوگا جس نے قرآن پر عمل کیا۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ: ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ، وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا، وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ، أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى، يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا؟

(سنن ابن ماجۃ، كِتَاب الْفِتَنِ، بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ)

حضرت زیز یاد بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ: یہ اس وقت ہوگا جبکہ علم جاتا رہے گا (یعنی عمل ختم ہوجائیگا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم کیسے جاسکتا ہے؟ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو پڑھاتے رھینگے اور ہمارے بچے اپنے بچوں کو پڑھائیں گے تا

قیامت (یہ سلسلہ چلتا رہیگا علم کا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے زیاد! تم پر تمہاری ماں روئے ہم تو تمہیں مدینہ کے بڑے سمجھداروں میں سے جانتے تھے۔ کیا یہ یہود اور نصاریٰ توریت وانجیل نہیں پڑھتے ہیں لیکن ان میں جو ہے اس پر بلکل عمل نہیں کرتے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔

(سنن الترمذي' أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ 'بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْآنِ)

حضرت مولا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اس کو حفظ کر لیا اور اس کے حلال (کردہ چیزوں کو) کو حلال سمجھا اور حرام (کردہ چیزوں) کو حرام سمجھا تو اللہ تعالیٰ اسکے سبب اسکو (اول وقت میں) جنت میں داخل کرے گا اور اسکے گھر کے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن میں سے ہر ایک کیلئے (فسق وفجور کی وجہ سے) دوزخ واجب ہو چکی ہے۔

فہمِ قرآن حاصل کریں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴿۲۹﴾

(سورة ص' الآية: ۲۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ کتاب برکت والی ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل فرمایا ہے تاکہ اس کی آیتوں میں غور وفکر کریں اور دانش مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

عَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ! لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ' وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ' وَأَفْشُوهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ' وَلَا تَعْجَلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا۔

(شعب الإيمان' باب تعظيم القرآن' فصل في ادمان القرآن)

حضرت عبیدہ مُلیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو صحابی رسول تھے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ مت بناؤ (کہ اسکی تلاوت کرنا چھوڑ کر سو جاؤ بلکہ) قرآن کو رات دن

اسکے پورے حقوق اور آداب کے ساتھ پڑھا کرو۔ اور قرآن کی اشاعت کرو اور قرآن کو خوش آوازی سے پڑھا کرو اور قرآن میں جو (کھلی نشانیاں ہیں، اور جو وعدے اور وعیدیں ہیں اور جو اسرار) ہیں ان میں غور وفکر کیا کرو۔ تاکہ تم کو فلاح اور کامیابی حاصل ہو اور دنیا میں اس کا بدلہ طلب کرنے میں عجلت نہ کرو، اسلئے کہ (اللہ کے پاس) اس (قرآن کی تلاوت اور اس کے حقوق کی ادائیگی) کا (بہت بڑا) ثواب ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِالْفَقِيْهِ كُلِّ الْفَقِيْهِ؟ قَالُوا: بَلٰى قَالَ: مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَلَمْ يُؤَيِّسْهُمْ مِنْ رَوْحِ اللهِ وَلَمْ يُؤَمِّنْهُمْ مِنْ مَكْرِ اللهِ، وَلَا يَدَعُ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى مَا سِوَاهُ۔ أَلَا لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَفَقُّهٌ، وَلَا عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَهُّمٌ، وَلَا قِرَاءَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ۔

(جامع بيان العلم وفضله، بَابُ مَنْ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُسَمّٰى فَقِيهًا أَوْ عَالِمًا حَقِيقَة)

حضرت مولا علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیاں میں تمہیں کامل فقیہ کی خبر نہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ کرے، اور انہیں اللہ کی مدد سے مایوس نہ کرے، انہیں اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف نہ کرے، وہ دوسری چیز کی طرف راغب ہو کر قرآن کو نہ چھوڑے۔ سنو! اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں (دین کی) سمجھ نہ ہو، اس علم میں کوئی بھلائی نہیں جس میں فہم نہ ہو اور اس قرأت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں تدبر (غور وفکر) نہ ہو۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوا أَعْيُنَكُمْ حَظَّهَا مِنَ الْعِبَادَةِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا حَظُّهَا مِنَ الْعِبَادَةِ؟ قَالَ: اَلنَّظَرُ فِي الْمُصْحَفِ، وَالتَّفَكُّرُ فِيهِ، وَالْاِعْتِبَارُ عِنْدَ عَجَائِبِهِ۔

(شعب الايمان، باب تعظيم القرآن، فَصْلٌ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ مِنَ الْمُصْحَفِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی آنکھوں کو عبادت میں سے اسکا حصہ عطا کرو، پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت میں سے اسکا حصہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صحیفہ (قرآن) کو دیکھنا، اس میں غور وفکر کرنا اور اسکے عجائبات سے نصیحت لینا۔

قرآنی تعلیم سے واقفیت حاصل کریں

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

(صحيح البخاري، كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، بَابٌ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ تعالی عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

بڑی عمر کو تعلیمِ قرآن کے حصول میں حائل ہونے نہ دیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي شَبِيبَتِهٖ اِخْتَلَطَ الْقُرْآنُ بِلَحْمِهٖ وَدَمِهٖ وَمَنْ تَعَلَّمَهُ فِي كِبَرِهٖ وَهُوَ يَتَفَلَّتُ مِنْهُ فَلَا يَتْرُكُهُ فَلَهٗ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

(السنن الصغير للبيهقي، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ التَّرْغِيبِ فِي تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ وَتَعْلِيمِهٖ وَتِلَاوَتِهٖ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جوانی کے زمانہ میں قرآن کا علم حاصل کرتا ہے تو قرآن اسکے گوشت اور خون میں رس بس جاتا ہے، اور جو اسکو بڑھاپے میں سیکھتا ہے اور اسے بھول جاتے رہنے کے باوجود اسکو نہیں چھوڑتا تو اسکے لئے اسکا دوہرا اجر ملیگا۔

اولاد کو قرآن کی تعلیم دیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُعَلِّمُ وَلَدَهُ الْقُرْآنَ فِي الدُّنْيَا، إِلَّا تُوِّجَ أَبُوهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِتَاجٍ فِي الْجَنَّةِ يَعْرِفُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ، بِتَعْلِيمِهٖ وَلَدَهُ الْقُرْآنَ فِي الدُّنْيَا۔

(المعجم الأوسط، بَابُ الْأَلِفِ، مَنِ اسْمُهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص اپنی اولاد کو دنیا میں قرآن کی تعلیم دیگا تو ضرور قیامت میں اسکے والد کو جنت میں تاج پہنایا جائیگا جسے سب اہل جنت پہچان لیں گے کہ اسکے اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دینے کے سبب سے ہے۔

قرآن کی بے ادبی کے اسباب سے بچیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

(صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِمَارَةِ "بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمن کے علاقہ کی طرف قرآن کے ساتھ سفر کرنے سے منع فرمایا کرتے کہ کہیں دشمن اسکو چھین نہ لے (اور بے ادبی کرے)

بغیر علم کے قرآن کا ترجمہ وتفسیر بیان نہ کریں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرمائے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی وہ اپنے لئے دوزخ کا ٹھکانا بنالے ۔

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ)

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے بیان کی اور صحیح بیان کی تب بھی اس نے غلطی کی۔

قرآن کو اپنے جھگڑوں کا نشانہ نہ بنائیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَؤُنَ فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ: اِنَّمَا هَلَکَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا، ضَرَبُوْا كِتَابَ اللهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، وَ اِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا، وَ مَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ إِلٰى عَالِمِهٖ۔

(مسند أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، ۶۴۵۳)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد اور وہ آپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو قرآن میں جھگڑتے ہوئے سنا تو فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اسی قسم کے جھگڑوں کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے ہیں، کیونکہ انہوں نے اللہ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے رد کیا، حالانکہ اللہ تعالی کی کتاب اس طرح نازل ہوئی کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی تصدیق کرتا ہے، تو تم اس کے ایک حصہ کو اس کے دوسرے حصہ سے مت جھٹلاؤ۔ جس کو تم جانتے ہو وہ کہو اور جس بات کو نہیں جانتے ہو اس کو جاننے والے کے سپرد کردو ۔

قرآن سے تعلق کے لئے صاحبِ قرآن ﷺ کا ادب ضروری ہے

عَنْ أَبِیْ سعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ وَھُوَ یَقْسِمُ قِسْمًا، اَتَاہُ ذُوالْخُوَیْصَرَۃِ۔ وَھُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ۔ فَقَالَ:یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِعْدِلْ، فَقَالَ: وَیْلَکَ، وَمَن یَعْدِلُ اِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟!۔قَدْ خِبْتَ وَ خَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَکُنْ اَعْدِلُ، فَقَالَ عُمَرُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِئْذِنْ لِیْ فَأَضْرِبْ عُنُقَہُ، فَقَالَ: دَعْہُ، فَاِنَّ لَہُ أَصْحَابًا، یَحْقِرُ أَحَدُکُمْ صَلَاتَہُ مَعَ صَلَاتِہِمْ وَصِیَامَہُ مَعَ صِیَامِہِمْ، یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَہُمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ۔۔۔۔

(صحیح البخاری, کتاب المناقب، بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلَامِ)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ اس درمیان کے ہم حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مال غنیمت) تقسیم فرمارہے تھے، آپ کے پاس ذو الخویصرہ آیا۔ وہ قبیلہ بنوتمیم کا ایک شخص تھا۔ اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! انصاف کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری لئے ہلاکت ہو کون انصاف کرے گا اگر میں انصاف نہ کروں، یقینا تو محروم ہوجاتا اور خسارہ میں ہوجاتا اگر میں انصاف نہ کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑادوں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو، اس کے کچھ ایسے ساتھی ہیں کہ ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر جانوگے۔ وہ قرآن پڑھینگے لیکن وہ انکے حلق کے نیچے نہیں اترے گا، وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوجائینگے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔

قرآن کی ہدایت کے لئے اہلِ بیتِ اطہار سے وابستگی ضروری ہے

عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ: إِنِّي تَارِکٌ فِیْکُمْ مَا إِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِيْ، أَحَدُھُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَی الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِيْ أَھْلُ بَیْتِيْ، وَلَنْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِي فِیْھِمَا۔

(سنن الترمذي، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ مَنَاقِبِ أَھْلِ بَیْتِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں تم میں

ایسی (دو) چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم انکو تھامے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ان میں کی ایک دوسری سے بڑی ہے:(وہ دو یہ ہیں) اللہ کی کتاب جو کہ آسمان سے زمین تک دراز اللہ کی رسی ہے'اور میرا خاندان میرے اہل بیت'وہ دونوں جدانہیں ہونگے یہاںتک کہ حوض (کوثر) پر (ایک ساتھ) میرے پاس آئینگے۔پس تم غور کرلو کہ میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیسا معاملہ کرو گے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: أَدِّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلٰى خِصَالٍ ثَلَاثٍ: عَلٰى حُبِّ نَبِيِّكُمْ، وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهٖ، وَعَلٰى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، فَإِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِي ظِلِّ اللّٰهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهٗ مَعَ أَنْبِيَائِهٖ وَأَصْفِيَائِهٖ.

(الجامع الصغیر'حرف الہمزة)

حضرت مولا علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی اولاد کو تین چیزوں کی تربیت کرو: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، انکے اہل بیت کی محبت اور قرآن کی تلاوت کی، کیونکہ قرآن کے حفاظ اللہ انبیاء اور اصفیاء کے ساتھ رہینگے جبکہ اسکے سایہ (رحمت) کے علاوہ کسی کا سایہ نہ ہوگا۔

قرآن سے لاتعلق ہونے سے بچیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾

(سورۃ الفرقان'آیت:۳۰)

اللہ تعالی نے فرمایا: اور رسولِ (اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عرض کریں گے: اے رب! بیشک میری قوم نے اس قرآن کو بالکل ہی چھوڑ رکھا تھا۔